AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

یتیم خانوں کا یتیموں کی کفالت میں کردار: ایک سماجی واخلاقی جائزہ

THE ROLE OF ORPHANAGES IN THE SPONSORSHIP OF ORPHANS A SOCIAL AND ETHICAL ANALYSIS

Waqas Muhammad
Mphill Research Scholar, Department of Islamic and Arabic Studies
University of swat
Email:wmuhammad878@gmail.com
Fazal rabi
Mphill Scholar, Department of Islamic and Arabic Studies University of Swat
frabi3966@gmail.com

Abstract:

This article explores the significant role that orphanages play in the care and upbringing of orphaned children from both social and ethical perspectives. In Islamic teachings, the sponsorship (kafalah) of orphans is highly emphasized, not only as an act of charity but as a moral responsibility. The term "kafalah" refers to ensuring the needs of an orphan are met, including education, food, shelter, clothing, and emotional support. The article begins by defining the concept of orphanhood in Islam, supported by Quranic injunctions and Prophetic traditions. It further examines the institutional role of orphanages in providing structured care the challenges they face, and the ethical implications of managing orphaned children's rights and property. The discussion highlights the dual responsibility of society and the state in integrating these children as empowered individuals rather than neglected dependents.

Key words: orphanges, kafalah, responsibility

تمہید

یتیم کی کفالت کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو یتیم کی ضروریات پوری کرے اس کی تعلیم وتربیت، کھانے پینے اور لباس کا خیال رکھے اور دیگر امور کی دیکھ بھال کرے۔ نیز یہ فضیلت اس شخص کے لیے ہے جو اپنے ذاتی مال سے یتیم کی کفالت کرے یا شرعی کفالت کے تحت یتیم کی کفالت کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ و يُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا ويَتِيمًا وأَسِيرا([1]) ترجمہ: اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

یتیم وہ معصوم جان ہے جس نے ابھی سن بلوغ میں قدم نہ رکھا ہو کہ اس سے قبل اس کے سر سے والد کا سایہ شفقت اٹھ جائے۔ ایسے یتیم بچے بھی از قابل رحم ہوتے ہیں تاکہ معاشرے کے دوسرے بچوں کے سامنے یہ احساس کمتری کا شکار نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ چوں کہ یتیمی کے مرحلے سے گزر کر آئے تھے تو آپ ﷺ کے جذبات یتیموں کے لیے پر سوز (درد بھرے) تھے۔

دین اسلام میں یتیموں کی کفالت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ یتیموں کی مدد کرنا، ان کی فلاح وبہبود کے لیے اقدامات کرنا اسلامی نظام زندگی کا اہم جز ہے۔ قرآن اور احادیث مبارکہ میں یتیموں کی مدد پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ یتیم ونادار بچوں کی دو حیثیتیں ہو سکتی ہیں۔

1. ان کے پاس مال ہو
2. ان کے پاس مال تو نہ ہو لیکن ان کے عصبا تقریبی رشتہ دار یا ذوی الارحام میں سے کوئی موجود ہو۔

پہلی صورت میں یعنی اگر ان کے پاس مال ہے تو ان کی پرورش وکفالت ان کے مال ہی سے کی جائے گی خواہ ان کا کفیل کوئی قریبی رشتہ دار یا ذوی الارحام یا کوئی غیر ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پوری احتیاط کے ساتھ ان کا مال ان پر خرچ کرے اور ان کی تربیت وغیرہ کا بھی خاص خیال رکھے۔ قرآن کریم نے تاکید کی ہے کہ ان کا مال پوری ایمانداری کے ساتھ اُنھی پر خرچ کرو اپنی ذات میں ہرگز ان کا مال استعمال نہ کرو۔

و لَا تَأْكُلُواأَمْوالَهُمْ إِلَى أَمْوالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرا([2]) دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وابْتَلُو االْيَتَامَى حَتَّى إِذابَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رشدافادفَعُو اإِلَيْهِمْ أَمْوالَهُمْ(3)ترجمہ:اور یتیموں کو جانچتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کے لائق عمر کو پہنچ جائیں تو اگر تم یہ محسوس کرو کہ ان میں سمجھ داری آچکی ہے تو ان کے مال انھی کے حوالے کر دو۔

یتیم خانہ کا مفہوم:

یتیم خانہ اردو زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں وہ ادارہ یا مکان جس میں یتیم رکھے جاتے ہیں اور ان کی پرورش کی جاتی ہے۔(4)

المعجم الکبیر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ عُمَر،قَالَ:قَالَ رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْبُيُوتِ إِلَى اللهِ،بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ مُكْرَمٌ(5)جس گھر میں یتیم عزت سے رکھا جائے وہ گھر اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یتیم کا مفہوم:

بطور لغت:

یتیم لغت میں فعیل کے وزن پر اسم ہے جو اسم کے قول سے ماخوذ ہے(یتم الصبی)انسانوں میں یتیم باپ کی طرف سے ہوتا ہے۔جبکہ جانوروں میں ماں کی طرف سے ہوتا ہے۔جسے کہا جاتا ہے۔أَيْتَمَتِ المرأَةُ(6)یعنی وہ مؤنث موتم بن جاتی ہے جب کہ اس کی اولاد یتیم ہو جاتی ہے۔(7)

یتیم کا اصطلاحی مفہوم:

ابن حجرؒ(8)کے نزدیک(کافل الیتیم)سے مراد یتیمی کے تمام معاملات اور مصالح کا نگران ہوتا ہے۔(9)

الیتیم هو الصغیر الذ ی فقد اباه و هو د و ن سن البلو غ(10)ترجمہ:یعنی یتیم وہ بچہ ہے جس کا باپ نہ ہو اور وہ سن بلوغ تک نہ پہنچا ہو۔

یتیموں کی کفالت:

کفالت کا مفہوم:

کفالت عربی زبان کا لفظ ہے۔یہ(کَفَلَ)کا مصدر ہے۔اس کے معنی ہیں کسی کا ضامن بننا،ذمہ داری اٹھانا اور اخراجات برداشت کرنا۔اس سے اسم فاعل(کافل)آتا ہے۔(11)

کفالت لغت میں:

لغوی اعتبار سے لفظ کفالۃ یکفل سے مصدر ہے جو(ک۔ف۔ل)کے مادہ سے ماخوذ ہے،جس کے معنی ایک چیز کا دوسری کے لیے ضامن ہونا ہیں۔لغت کے ماہر ابن فارس لکھتے ہیں۔کافل اور ضامن اصل میں کفیل کے ضمن میں آتے ہیں اور کافل سے مراد ایسا شخص ہے جو کسی انسان کی پرورش اور تربیت کرتا ہے۔(12)

لفظ کفالت کی وضاحت میں بصائر ذوی التمیز کے مصنف لکھتے ہیں:کفالت کا مطلب ضامن ہونا ہے۔جیسے"(و ھو یکفینیو یکفلنی")وہ میری پرورش کرتا ہے۔(13)

کفالت کے لیے استعمال ہونے والے چند اصطلاحات:

الكفالتہ:

ضمانت و گارنٹی کو کہا جاتا ہے کہ کوئی شخص یہ ذمہ داری لے لے کہ اگر فلاں شخص نے دین کی ادائی نہیں کی تو میں کرونگا۔

الکفیل:

ضامن کو کہا جاتا ہے۔

المکفو ل عنہ:

جس کے ذمہ دین ہو یعنی کہ اصیل۔

المکفو ل بہ:

دین کو کہا جاتا ہے۔

المکفو ل لہ:

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

وہ شخص جس کا دین ابھی کسی کے ذمہ رہتا ہو۔ جس کو مدیون بھی کہا جاتا ہے۔(14)

کفالت کی اقسام:

1. **انفرادی کفالت:**
2. **اجتماعی کفالت:**

1. انفرادی کفالت:

انفرادی سطح پر معاشرے میں مستحق افراد کی کفالت کے تصور کو قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پر اجاگر کیا گیا ہے۔اللہ فرماتے ہیں۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ(15) ترجمہ:اے ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا ہو اور جو کچھ پیداوار ہم نے تمھارے لیے زمین سے نکالی ہو اس کی اچھی چیزوں کا ایک حصّہ (اللہ کے راستے میں) خرچ کیا کرو اور یہ نیت نہ رکھو کہ بس ایسی خراب قسم کی چیزیں (اللہ کے نام پر دیا کرو جو) اگر کوئی دوسرا تمھیں دے تو نفرت کے مارے) تم اسے آنکھیں میچے بغیر نہ لے سکو اور یاد رکھو کہ اللہ ایسا بے نیاز ہے کہ ہر قسم کی تعریف اس کی طرف لوٹتی ہے۔

دوسری مقام پر اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَموالَهُمْ بِاللَّيْلِ والنَّهارِسِراوعَلانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرهُمْ عِند رَبِّهِمْ ولَاخوفٌ عَلَيْهِمْ ولاهُمْ يَحْزَنُونَ(16) ترجمہ:جو لوگ اپنے مال دن رات خاموشی سے بھی اور علانیہ بھی خرچ کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار کے پاس اپنا ثواب پائیں گے اور نہ اُنھیں کوئی خوف لاحق ہوگا، نہ کوئی غم پہنچے گا۔

احادیث مبارکہ میں اس کا تصور:

المعجم الکبیر میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهِ(17) ترجمہ:وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا جس نے خود تو رات سیر ہو کر بسر کی مگر اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا سویا اور یہ اس کے علم میں بھی تھا۔

ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے۔

أَيُّمَا أَهْلِ عَرصَةٍ أَصْبَحَ فِيهِمِ امْرؤٌ جَائِعٌ، فَقدبَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللهِ(18) ترجمہ:جس بستی میں کسی شخص نے اس حال میں صبح کی کہ رات بھر بھوکا رہا اس بستی میں اللہ کی حفاظت اور نگرانی کا وعدہ ختم ہو جاتا ہے۔

2. اجتماعی کفالت:

دین اسلام نے نہ صرف انفرادی سطح پر کفالت عامہ کی تلقین و حوصلہ افزائی کی ہے بلکہ اجتماعی سطح پر بھی اسے ایک نظام کے طور پر متعارف کروایا، جس کی سیرت نبوی ﷺ میں عملی تفسیر مواخاتِ مدینہ کی صورت میں ملتی ہے۔جب حضور ﷺ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ(19) میں قیام پذیر ہوئے اور اسلامی سلطنت کا سنگ بنیاد رکھا تو سب سے پہلے جو مسئلہ درپیش تھا وہ مہاجرین گھرانوں کی رہائش و خوراک کا تھا۔کیوں کہ مہاجرین اپنی ہر طرح کی منقولہ وغیر منقولہ جائیدادیں مکّہ میں چھوڑ کر مدینہ ہجرت کر کے آئے تھے۔

آپ ﷺ نے مہاجرین کو ان کے حال پر چھوڑنے کے بجائے اہل مدینہ، جو بعد میں انصار کہلائے اور مہاجرین کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرما کر اس مسئلہ کو نہ صرف مستقل طور پر حل کر دیا بلکہ ایک اسلامی ریاست میں اجتماعی سطح پر کفالت عامہ کو عملاً واضح کر دیا مہاجرین وانصار کے اس تعلق کو قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ(20)

ترجمہ:جو لوگ ایمان لائے ہیں اور اُنھوں نے ہجرت کی ہے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کیا ہے، وہ اور جنھوں نے ان کو(مدینہ میں) آباد کیا اور مدد کی یہ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ولی وارث ہیں۔

صحیح بخاری میں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَاراقْسِمْ بَيْنَنَا وبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: لاَ قَالَ: يَكْفُونَنَا المَئُونَةَ ويُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وأَطَعْنَا(21)ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کھجور کے باغات ہمارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم فرمادیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایسا نہیں کروں گا اس پر انصار نے (مہاجرین سے) کہا پھر آپ ایسا کرلیں کہ کام ہماری طرف سے آپ انجام دیا کریں اور کھجوروں میں آپ ہمارے ساتھی ہو جائیں۔ مہاجرین نے کہا ہم نے آپ لوگوں کی یہ بات سنی اور ہم ایسا ہی کریں گے۔ حضور ﷺ نے مہاجرین کی خوراک روزگار رہائش اور آبادکاری کا یوں کا ہنگامی طور پر انتظام فرمایا اور کفالت عامہ کی ایسی مثال قائم کردی جو ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

یتیم خانوں کا یتیموں کی کفالت میں کردار:

یتیم خانوں کا مقصد یتیم بچوں کی نفسیاتی، معاشرتی اور مالی مدد فراہم کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ ایک مستحکم اور پرامن ماحول میں پرورش پاسکے۔ یتیم خانے میں داخل ہونا اور ان بچوں کے ساتھ وقت گزارنا زندگی بدلنے والا تجربہ ہے۔

کفالت یتیم اور فرد:

کفالت یتیم کسی ایک فرد یا ادارے کی ذمہ داری نہیں بلکہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ معاشرے میں موجود یتیم اور مستحق بچوں کی کفالت بحیثیت مسلمان ہم پر فرض بھی ہے اور قرض بھی۔ یہ ہماری مجبوری نہیں یہ ہمارے لیے خوشی اور راحت ہے۔ معاشرے اور حکومت کو توجہ دلائی جائے کہ ان بچوں کا مستقبل محفوظ اور بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔

من مسح على رأس اليتيم لم يمسحه إلا لله كان له بكل شعرة تمرعليها يد ه حسنة(22)ترجمہ: جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے یتیم کے سر ہاتھ پھیرا تو اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اس کو اتنی ہی نیکیاں ملیں گی۔

معاشرتی سطح پر یتیموں کے لیے ہمدردی اور مدد کا جذبہ بڑھانا ضروری ہے تاکہ ان بچوں کو بہتر زندگی مل سکے اور وہ اپنے مستقبل کی طرف پر اعتماد قدم بڑھا سکیں۔

یتیم خانوں کا مقصد:

یتیم خانوں میں یتیموں کی کفالت کا مقصد اُنھیں ایک محفوظ ماحول فراہم کرنا ہوتا ہے جہاں وہ جسمانی، ذہنی، اور جذباتی طور پر بہتر طریقے سے نشو نما پاسکے، اور معاشرتی اور اقتصادی طور پر خود مختار بن سکے۔

پناہ گاہ اور رہائش:

یتیم خانوں کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ یتیم بچوں کو پناہ گاہ فراہم کریں تاکہ ان یتیم بچوں کی صحیح راہنمائی ہو سکے۔

تعلیمی مواقع:

یتیم خانوں میں سب سے اہم مقصد تعلیم ہے تاکہ یہ بچے مستقبل میں اپنے لیے ایک اچھا راستہ تلاش کر سکیں۔

یتیم خانوں میں بچوں کی تربیت:

یتیم خانوں میں بچوں کی رہائش کے علاوہ ان کو بہترین تعلیم و تربیت دینا بہت ضروری ہے تاکہ وہ معاشرے کی ذمہ داریوں کو سمجھے اور ایک مفید شہری ان سے بن سکے۔ جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔

خَيْرُ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وشَرَبَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ (23)ترجمہ: مسلمانوں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک کیا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔

ہنر سکھانا:

یتیم خانوں میں بچوں کو صرف تعلیم نہیں دی جاتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں تاکہ یہ بچے مستقبل میں اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکے اور معاشی طور پر بھی مضبوط ہو سکے۔ جیسے کمپیوٹر کی تعلیم، موبائل ٹھیک کرکرنا، گھڑی ٹھیک کرنا وغیرہ۔ یتیم خانوں کا کردار بچوں کی ضروریات تک محدود نہیں بلکہ بچوں کو مستقبل میں زندگی گزارنے کے لیے تیار کرنا ہے۔

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

معاونت اور نگرانی:

یتیم خانوں میں بچوں کے لیے ایک معاونت اور نگرانی کرنے والا بھی ہوتا ہے تاکہ ان بچوں کی ترقی اور آگے جانے میں کسی قسم کا رکاوٹ سامنے نہ آئے تاکہ بعد میں جب یہ بچے یہ یتیم خانہ چھوڑیں تو ایک مضبوط شخصیت کے طور پر ابھریں۔

روحانی تربیت:

یتیم خانوں میں ایک مذہبی سکالر ضرور ہونا چاہیے تاکہ یہ بچے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم حاصل کر سکے یا مذہبی سکالرز کو بلا کر ان بچوں کو دینی تعلیمات سے اگاہ کر سکے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

قَالَ:قَالَ رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ:مُرواأَولَادكُمْ بِالصَّلَاةِ وهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ،واضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا،وهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وفَرِّقُوابَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ[24] ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات سال کی ہو جائے تو تم ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں اس پر (یعنی نماز نہ پڑھنے پر) مارو، اور ان کے سونے کے بستر الگ کر دو۔

سماجی تعلقات:

یتیم خانوں میں بچے اپنی کمیونٹی کے ساتھ روابط قائم کرنے کے قابل ہوتے ہیں اور اُنھیں معاشرتی تعلقات سکھانے کی اہمیت سیکھایا جاتا ہے۔

ثقافتی سرگرمیاں:

یتیم خانوں میں بچوں کے لیے مختلف سماجی اور ثقافتی پروگرامز رکھے جاتے ہیں تاکہ بچے معاشرتی تعلقات قائم کرنے میں مہارت حاصل کر سکے اور ان کی شخصیت میں نکھار آئے۔ سنن ابوداؤد میں انس رضی اللہ سے روایت ہے۔

قَالَ: قَالَ أَنَسٌ:أَتَى رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ:عَلَى غِلْمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ[25] ترجمہ: رسول اکرم ﷺ چند لڑکوں کے پاس تشریف لائے جو کھیل رہے تھے پس آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔ رسول ﷺ نے مفید کھیل سے نہیں روکا اگر اس کھیل کو پسند نہیں کرتے تو نبی اکرم ﷺ ضرور منع فرماتے۔

اخلاقی تربیت:

ایک بچے کی اخلاق کی طرف اگر توجہ نہ دی جائے تو معاشرے کے لیے ناسور بن جاتا ہے۔ یتیم خانوں میں بچوں کی اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ دوسروں کے ساتھ بھی مدد کر سکے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:قَالَ رسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ:الْمُؤْمِنُ إِلْفٌ مَأْلُوفٌ،ولَا خَيْرَفِي مَنْ لَا يَأْلَفُ،وخَيْرُالنَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ[26]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ[27] سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ مفید ہو۔

طبّی سہولتیں:

یتیم خانوں میں بچوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ حفظانِ صحت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر ان کی صحت کا خیال نہ رکھا جائے تو صحت مزید خراب ہو سکتی ہے۔

یتیم خانوں کا معاشرے پر اثرات:

یتیم خانہ وہ ادارہ ہوتا ہے جہاں یتیم بچے کی رہائش اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہم کی جاتی ہیں۔ یتیم خانہ چاہے جتنا بھی اچھا ہو لیکن پھر بھی وہ یتیم خانہ ہی ہوتا ہے۔ یتیم خانوں کے معاشرے پر کچھ اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

1. انسان کا صحت مند رہنا معاشرے میں اہم عنصر ہے۔ یتیم خانے میں بچے کی صحت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے وہ مضر صحت کھانے اور دیگر غیر ضروری کھیل کود سے منع کیا جاتا ہے۔
2. وہ یتیم بچہ جس کا گھر نہ ہو اور اس کو یتیم خانے میں رہائش مل جائے تو وہ ان برائیوں سے بچتا ہے جن برائیوں کا سامنا ایک بے گھر بچے کو ہوتا ہے۔
3. اکثر یتیم بچے تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ یتیم خانے میں تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے، جس سے معاشرے پر بڑے خوش گوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

4. بعض اوقات یتیم بچے کو وہ شفقت اور محبت نہیں ملتی جس کی اسے ضرورت ہو تو یتیم خانوں میں بچوں سے شفقت اور محبت کرنے پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے جو بچے کے حق میں بہتر عمل ہے۔
5. اگر بچپن میں یتیم کو آزاد چھوڑ دیا جائے اور صحیح نہج پر اس کی تربیت نہ کی جائے وہ معاشرہ کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔
6. کچھ لوگ یتیم کو اسمگلنگ، گداگری، منشیات، جنسی زیادتی جیسے گھناونے جرائم میں استعمال کرتے ہیں جب کہ یتیم خانوں میں موجود بچے ان جرائم سے محفوظ ہوتے ہیں۔
7. کچھ لوگ یتیم خانوں کے نام پر لوٹ مار کرتے ہیں جس کی وجہ سے دیگر یتیم خانوں پر سے بھی لوگوں کا بھروسا اٹھ جاتا ہے اور یوں ایک اچھا کام کچھ لوگوں سے بدنام ہو جاتا ہے۔(28)

بچے اور خود اعتمادی:

1. یتیم خانوں سے جو بچے باہر نکلتے ہیں ان بچوں کو ماضی میں غیر موزوں واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے کم عمری میں ان کے ذہنوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ پھر اُنھیں نفسیاتی اور اعصابی مشکلات سے نکالنے کے لیے ماہر نفسیات اور دیگر ماہرین کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں جو بچوں کی تلخ یادوں کو بھلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
2. ایک یتیم خانے میں زندگی کافی منظّم ہوتی ہے۔ کیوں کہ وہاں زندگی شیڈول پر ہوتی ہے۔ کیا پہننا ہے؟ کب پہننا ہے؟ کیا کھانا ہے؟ کب کھانا ہے؟ کیا کرنا ہے؟ سب کچھ دوسروں کی ہدایت پر عمل کرنا ہوتا ہے اور خود کے لیے کیا کرنا ہے؟ یہ ایک فن ہے اور یتیم خانے میں یہ فن نہیں سیکھا جاتا جس سے بچہ خوداعتمادی اور قوت فیصلہ میں کمی کا شکار ہوتا ہے۔
3. یتیم خانے میں بچے بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں مگر ایک اچھا خاندانی مہارت نہیں سیکھ پاتے کیوں کہ وہاں بچہ خاندان میں نہیں رہتا جس کا اثر آنے والی زندگی میں محسوس ہوتا ہے۔

نفسیاتی اثرات:

یتیم خانوں میں رہنے والے بچے اکثر نفسیاتی مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ اس یتیم خانے میں اپنی تعلیم بھی مکمل کرلے لیکن وہ محبت حاصل نہیں کر سکتا جو معاشرے کے دیگر بچے حاصل کرتے ہیں۔

معاشی اثرات:

اکثر یتیم خانے دوسروں یا حکومتی امداد کے منتظر ہوتے ہیں اور اسی پر چلتے ہیں کیوں کہ امداد کبھی بھی بند ہوسکتی ہے اس ضمن میں یتیم خانے والے کو چاہیے کہ وہ کسی طرح اپنے آپ کو معاشی طور پر مضبوط کریں تاکہ بعد میں یتیم خانے سے نکلنے والے بچے خود کفیل ہوں اور معاشرے میں اور اس یتیم خانے میں اپنا حصّہ ڈال سکے۔

یتیم خانے اور ذمہ داریاں:

ان یتیم خانوں میں بھی اگر بچوں کی تربیت صحیح نہ ہوسکے، تو یہ بچے کسی اور کے نہیں میری اور آپ کی ذمہ داری ہے، اور یہ حقیقت ہے کہ بچپن میں بچہ جن محرومیوں اور احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے اس کا ازالہ ممکن نہیں ہوتا اور یہ محرومیاں اس بچے کے مستقبل پر گہرا اثر چھوڑتی ہیں۔ بحیثیت قوم ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ یتیم بچہ، جو ملک و قوم کا وارث ہوتا ہے اسے زیادہ سے زیادہ شفقت اور محبت دیں۔ اگر بچپن میں اسے توجہ دی اور جو حقوق ہمارے دین نے دیے ہیں ان میں کوتاہی کریں اور اس معصوم کو معاشرے کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں تو یہ ہماری مجرمانہ غفلت اسے ایک مفید شہری بنانے کی بجائے معاشرے کے لیے ناسور (تکلیف) بنادیں گے جس کا خمیازہ (سزا) ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو بھگتنا (برداشت) پڑے گا۔(29)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

نفسیاتی حمایت:

یتیم خانوں میں بچے جذباتی طور پر ہر مشکل وقت سے گزر رہے ہوتے ہیں کیوں کہ اُنھوں نے اپنے والدین کو کھو دیا ہوتا ہے۔ یتیم خانوں کی کوشش ہوتی ہے کہ ایک ماہر نفسیات اپنے ساتھ رکھے تاکہ وہ ان یتیم بچوں کے جذبات کو سمجھے اور ان سے نمٹنے کے طریقے سیکھ سکے۔ سنن ابن ماجہ میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رسُولُ اللهِ صلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّمَ،اللَّهُمَّ إِنِّي أُحرِجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ:الْيَتِيمِ والْمرْأَةِ ([30])ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میں دو کمزوروں ایک یتیم اور ایک عورت کا حق مارنے کو حرام قرار دیتا ہوں۔

جذباتی اثرات:

یتیم خانوں سے نکلنے والے بچے اکثر تنہائی کا شکار ہوتے ہیں کیوں کہ معاشرے میں طرح طرح کے لوگ رہتے ہیں۔ اکثر لوگ اُنھیں تنگ رہتے ہیں کیوں کہ ماں باپ نہ ہونے کی وجہ سے اُنھیں وہ محبت نہیں ملتی جو دوسروں بچوں کو ملتی ہے۔ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ مَنْ لَا يَرحَمْ لَا يُرحَمُ([31])ترجمہ: جو اللہ کی مخلوق پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

خلاصہ بحث:

دینِ اسلام میں بھی یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک اور اس کی نگہداشت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس کی نگہداشت نہ کرنے والوں پر ڈھیر ساری وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ کیوں کہ یتیم بھی اس معاشرے کا حصّہ ہیں۔ دینِ اسلام ہمیں زور دیتا ہے کہ یتیم کے ساتھ اچھا حسن سلوک کریں۔ یتیم خانہ چاہے جتنا بھی اچھا ہو، پھر بھی وہ یتیم خانہ ہی ہوتا ہے۔ اپنے گھر اور یتیم خانے میں کافی فرق ہوتا ہے۔ کیوں کہ اپنے گھر میں لوگ جس ٹائم کھانا چاہیں، کھا سکتے ہیں۔ جس ٹائم سونا چاہیں، سو سکتے ہیں۔

یتیم خانوں کا مقصد یہ ہے کہ ان بچوں کو ایک محفوظ ماحول فراہم ہو اور یتیم بچے معاشرے کے لیے فائدہ مند شہری ثابت ہو سکیں۔ خدانخواستہ اگر یہ بچے غلط ہاتھ لگ گئے، تو معاشرے کے لیے ایک ناسور بن جائیں گے۔

حوالہ جات:

---

[1]۔ سورۃ الدھر:8

[2]۔ سورۃ النساء:2

[3]۔ سورۃ النساء:6

[4]۔ الحاج، محمد ثقلین بھٹی، اظہر اللغات جامع، پبلشر: اظہر، لاہور، پاکستان، صفحہ 1252

[5]۔ الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، المعجم الكبير، ناشر: دار النشر: مكتبة ابن تيمية القاهرة، باب: محمد بن طلحة عن ابن عمر، الجزء 12، صفحہ 388، رقم: 13434

[6]۔ الإفريقي، محمد بن مكرم بن على، أبو الفضل، جمال الدين ابن منظور، الكتاب: لسان العرب، الناشر: دار صادر بيروت، باب: فصل الياء المثناة من تحتها الجزء 12، صفحہ 646

[7]۔ جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ و صحاح العربیہ۔ مکتبہ: القاہرہ، جلد 5، صفحہ 2064

[8]۔ حافظ احمد بن علی بن حجر آٹھویں اور نویں صدی کے مشہور عالم ہیں، جو علم حدیث، تاریخ، حدیث اور دیگر علوم حدیث کا معتبر حوالہ ہے۔ ابن حجر بہت بڑے محدث، فقیہ اور ادیب تھے۔ حدیث کے میدان میں ان کی بہت سی علمی کتب کو قبول عام حاصل ہوا ان کے بقیہ کام کو چھوڑ کر اگر صرف ان کی کتاب فتح الباری کا جائزہ لیا جائے تو یہی اعزاز ان کے لیے کافی ہے۔ (محمد منشاء، طیب، فتح الباری میں حافظ ابن حجر کا منہج و اسلوب، القلم جون 2014ء، صفحہ 67)

[9]۔ ابن حجر، العسقلانی، فتح الباری فی شرح صحیح بخاری، مکتبہ: دار الریان للتراث قاہرہ، سن اشاعت 2005ء، 10/451

[10]۔ الجزری ابوالسعادات المبارک بن محمد، النہایۃ فی غریب الحدیث، مکتبہ: السالیہ، سن اشاعت: س،ن، جلد 5، صفحہ 291

[11]۔ عمری، سید جلال الدین عمری، معاون مدیر، محمد رضی الاسلام ندوی، سہ ماہی تحقیقات اسلامیات، علی گڑھ، جولائی- ستمبر 2020ء، جلد 39، شمارہ: 3، صفحہ 75

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 3 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

[12]۔احمد بن فارس، مقائس اللغتہ، بیروت، مکتبہ: دارالفکر، سن اشاعت: 1991ء، جلد5، صفحہ 187

[13]۔فیروز آبادی، بصائر ذوی التمیز فی الکتاب العزیز، مکتبہ: العلمیہ بیروت، جلد4، صفحہ 306

[14]امتیاز علی، کارڈز میں کفالہ کی شرعی وفقہی حیثیت اور عصر حاضر کے مالیاتی اداروں میں اس کا عملی تطبیق، جلد1، شمارہ2(2017) صفحہ 23

[15]۔سورۃالبقرۃ: 267

[16]۔البقرۃ، آیت 274

[17]۔الطبراني، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، الکتاب: المعجم الكبير، دارالنشر: مكتبة ابن تيمية القاهرة، باب: اسند انس بن مالک رضی اللہ عنہاالجزء1، صفحہ259، رقم: 751

[18]۔الموصلي، أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى بن يحيى بن عيسى بن هلال التميمي، مسند أبي يعلى، الناشر: دار المأمون للتراث دمشق، باب: مسند عبد اللہ بن عمرالجزء10، صفحہ115، رقم: 5746

[19]۔یہ حجاز کا مشہور شہر ہے۔اس کا پورا نام یثرب تھا، جب حضور ﷺ نے ہجرت کی مکّہ سے یہاں یعنی یثرب پھر اسے مدینۃ الرسول کہا جانے لگا۔اس کے دیگر نام طیبہ، طابہ اور القاصمہ ہیں۔(زکریا بن محمد القزوینی آثار البلاد واخبار العباد جلد1 صفحہ107 دراصادر، بیروت 1401ھ/1980)

[20]۔سورۃالانفال: 72

[21]۔ صحيح البخاري، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، الناشر: دار طوق النجاة، باب: اخاء النبی ﷺ بین المہاجرین الجزء5، صفحہ32، رقم: 3782

[22]۔القاهري، زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف، فيض القدير شرح الجامع الصغير، الناشر: المكتبة التجارية الكبرى مصر، باب: حرف الھمزۃ، الجزء1، صفحہ108 رقم: 97

[23]۔المروزي، أبو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك بن واضح الحنظلي، الزهد والرقائق لابن المبارك، الناشر: دار الكتب العلمية بيروت، عدد الأجزاء1، باب: ماجاء فی الاحسان الی یتیم، الجزء1، صفحہ230، رقم: 654

[24]۔أبو داود، أبو داود سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا بيروت، متى يؤمر الغلام بالصلاة، الجزء1، صفحہ 133، رقم: 495

[25]۔أبو داود، سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، الناشر: المكتبة العصرية، صيدا بيروت، باب: فی الاسلام علی الصبیان، الجزء4، صفحہ352، رقم: 5202

[26]۔المصري، أبو عبد الله محمد بن سلامة بن جعفر بن علي بن حكمون القضاعي، الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت، باب: المؤمن مالف مالوف، الجزء1، صفحہ 108، قم: 129

[27]۔جابر نام، ابو عبداللہ کنیت، قبیلہ خزرج سے ہے، عقبہ ثانیہ میں اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے۔غزوات میں شرکت کی 94 سال کی عمر میں اس جہانِ فانی سے چلے گئے۔(سیر صحابہ رضی اللہ عنہم الحاج مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد3، صفحہ 261-264)

[28]-http;//dunya.com.pk/index.php/Pakistan/2019-01-08/1366372#.XE2JrVwzbIU,Time11:09,Dated28/11/2024

[29]-https://www.nawaiwaqt.com.pk/11-May-020/1158253,Time,5:18,Dated,29/11/2024

[30]۔ابن ماجة، أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد، الناشر: دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي، باب: حق الیتیم، الجزء2، صفحہ 1213 رقم: 3678

[31]۔ صحيح البخاري، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه، الناشر: دار طوق النجاة، باب: رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ الجزء8، صفحہ 7، رقم: 5997